فتاویٰ امن پوری (قسط ۴۵)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: مسجد میں داخل ہوا، فجر کی جماعت کھڑی ہونے والی تھی، ابھی سنتیں ادا نہیں کیں، تو کیا کرے؟

جواب: جماعت میں شامل ہو جائے اور سنتیں جماعت کے بعد ادا کر لے۔

سوال: فجر کی سنتوں میں مسنون قرأت کیا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ فجر کی سنتیں مختصر پڑھتے اور اس میں یہ قرأت کرتے۔

❀ نبی کریم ﷺ فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں سورت بقرہ کی آیت ﴿قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ اور دوسری رکعت میں سورت آل عمران کی یہ آیت پڑھا کرتے تھے: ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾.

(صحیح مسلم: 727)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: قُلْ يَآ أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.

''رسول اکرم ﷺ نے فجر کی دو سنتوں میں سورت کافرون اور سورت اخلاص کی قرأت کی۔'' (صحیح مسلم: 726)

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ایک آدمی نے کھڑے ہو کر فجر کی دو سنتیں ادا کیں، پہلی رکعت میں سورت

الکافرون پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ دوسری میں اس نے سورت الاخلاص پڑھی۔ فرمایا: یہ اپنے رب پر ایمان لایا۔ طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ان دو رکعتوں میں یہ دو سورتیں پڑھنا مستحب سمجھتا ہوں۔''

(صحیح ابن حبّان : 213/6، ح : 2460، وسندہٗ حسنٌ)

❀ امام طحاوی رحمہ اللہ نے شرح معانی الآثار (1/ 298) میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهٗ .

''اس بندے نے اپنی رب کی معرفت حاصل کر لی۔''

اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (نتائج الأفکار : 503/1، 504) نے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

سوال: فجر کی جماعت کھڑی ہے، تو کیا فجر کی سنتیں الگ ہو کر ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: فرض کی اقامت شروع ہو جانے کے بعد سنتیں اور نوافل پڑھنا جائز نہیں، صف میں ادا کیے جائیں یا صف سے پیچھے، خواہ ادائیگی کے بعد کلام کریں یا نہ کریں۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ .

''فرض نماز کی اقامت کہہ دی جائے تو کوئی نفل نماز نہیں ہوتی۔''

(مسند الإمام أحمد : 331/2؛ صحیح مسلم : 710)

یہ حدیث مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح بیان ہوئی ہے، اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان بھی ثابت ہے اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بھی اور یہ اصول ہے کہ موقوف مرفوع کے لیے تقویت کا باعث ہوتی ہے۔ اس مرفوع حدیث سے ثابت ہوتا

ہے کہ فجر کی سنتیں ہوں یا کوئی اور نماز، فرض کی اقامت کے بعد پڑھنا ممنوع ہے۔

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (م:388ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا بَيَانٌ أَنَّهٗ مَمْنُوْعٌ مِّنْ رَّكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمِنْ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ، إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ.

''یہ حدیث دلیل ہے کہ (اقامت کے بعد) فجر کی دو رکعت اور دوسری کوئی بھی نماز ممنوع ہے سوائے فرض کے۔'' (معالم السنن: 274/1)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (597ھ) فرماتے ہیں:

''اقامت کے بعد نفل کی ممانعت اس لیے ہے کہ اب وقت فرض نماز کا ہے اور جائز نہیں کہ کامل کی موجودگی میں ناقص میں مشغول ہوا جائے۔ امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جو شخص مسجد سے باہر ہو اور اسے خدشہ نہ ہو کہ دوسری رکعت کا رکوع بھی رہ جائے گا، وہ دو رکعت ادا کر کے نماز میں داخل ہو۔ حالانکہ یہ حدیث اس کا ردّ کرتی ہے۔''

(کشف المشکل من حدیث الصّحیحین: 1022/1)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) لکھتے ہیں:

''اس حدیث میں فرض کی اقامت کے بعد نفل کی واضح ممانعت ہے، خواہ وہ نفل سنن راتبہ ہوں، جیسے صبح، ظہر اور عصر کی سنتیں یا کوئی اور نفل نماز۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔''

(شرح مسلم: 247/1)

❁ حافظ ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ (751ھ) فرماتے ہیں:

''صحیح اور صریح سنت ہے کہ فرض کی اقامت کے بعد نفل ناجائز ہیں، جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے۔ احناف نے اس سنت کو ردّ کیا ہے۔''

(إعلام الموقّعين : 375/2)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الَّتِي أُقِيمَتْ .

''نماز کی اقامت جب کہہ دی جائے، تو صرف وہی نماز پڑھی جاسکتی ہے، جس کی اقامت کہہ دی گئی ہے۔''

(الأوسط للطّبراني : 8654، شرح معاني الآثار للطّحاوي :371/1، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز کی اقامت کے بعد فجر کی سنتیں پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے، تو لوگوں نے اسے گھیر لیا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر کی چار رکعت ہیں، فجر کی چار رکعت ہیں؟''

(صحيح البخاري : 663؛ صحيح مسلم :711)

❁ صحیح مسلم میں ہے:

''صبح کی نماز کھڑی ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اقامت کے دوران نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا: آپ صبح کی (فرض نماز) چار رکعتیں ادا کر رہے ہیں؟''

✿ حافظ ابنِ عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ کیا آپ دو نمازیں اکٹھی پڑھنا چاہتے ہیں، اور

اس آدمی کو آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ ان دونوں میں سے آپ کی (فجر کی فرض) نماز کون سی ہے؟ نیز سیدنا بحینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ کیا آپ فجر کی دو رکعتوں کو چار پڑھنا چاہتے ہیں؟ یہ سب باتیں نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اس کام پر انکار ہے۔ کسی کے لیے جائز نہیں کہ فرض کی اقامت کے بعد مسجد میں فجر کی دو رکعتیں یا نفل ادا کرے۔''

(التّمهيد : 22/68-69)

❁ مشہور فقیہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (656ھ) فرماتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ کیا آپ صبح کی (فرض) نماز چار رکعت ادا کر رہے ہیں؟ اس کام کرنے والے پر انکار ہے اور انکار میں اس کا ردّ ہے، جو امام کے نماز پڑھاتے ہوئے فجر کی سنتیں ادا کرنا جائز قرار دیتا ہے۔''

(المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 2/350)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) «آلصُّبْحَ أَرْبَعًا» کے الفاظ کا مطلب یوں بیان کرتے ہیں:

''فرمانِ نبوی کہ کیا آپ صبح کی (فرض) نماز چار رکعت ادا کرتے ہیں؟ یہ استفہام انکاری ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ صبح کی نماز کی اقامت کے بعد صرف فرض نماز ہی ادا کی جا سکتی ہے۔ جب آدمی اقامت کے بعد دو رکعت نفل ادا کرے گا پھر نمازیوں کے ساتھ فرض پڑھے گا، تو گویا صبح کی چار رکعت ادا کر رہا ہے کیونکہ اس نے اقامت کے بعد چار رکعت ادا کی ہیں۔''

(شرح مسلم : 1/247)

❁ علامہ عینی رحمہ اللہ (855ھ) لکھتے ہیں:

''یہ فرمانِ نبوی کہ کیا صبح کی نماز چار رکعت پڑھ رہے ہو؟ اس شخص پر انکار تھا جو اقامت ہو جانے کے بعد سنتیں ادا کر رہا تھا۔ جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد جب اس طرح کرے کہ پہلے دو سنتیں پڑھے، پھر امام کے ساتھ شامل ہو تو گویا اس نے چار فرض پڑھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اقامت کے بعد کوئی نماز سوائے فرض نماز کے نہیں ہوتی۔''

(عُمدة القاري : 181/5)

❀ سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز فجر ادا کر رہے تھے۔ اس نے مسجد کے کونے میں فجر کی دو سنتیں پڑھیں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شامل ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا، تو فرمایا: اے فلاں! ان دو نمازوں میں سے کون سی نماز آپ نے شمار کی ہے؟ وہ نماز جو اکیلے پڑھی ہے یا وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے؟''

(صحيح مسلم : 712)

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ (388ھ) فرماتے ہیں:

''یہ حدیث دلیل ہے کہ امام جب فرض پڑھ رہا ہو تو سنتوں میں مشغول نہ ہوں، بلکہ انہیں چھوڑ دیں اور نماز مکمل ہونے کے بعد ادا کریں۔''

(مَعالم السّنن :274/1)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) لکھتے ہیں:

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ فرض کی اقامت کے بعد نفل نہیں پڑھے جا سکتے، اگر چہ نفل کے بعد جماعت میں شامل ہو سکتا ہو۔ جو یہ کہتا ہے کہ اگر یقین

ہو کہ پہلی یا دوسری رکعت میں شامل ہو جائے گا، تو نفل پڑھ سکتا ہے، اس حدیث میں اس کا بھی رد ہے۔''

(شرح مسلم :247/1)

یہ حدیث واضح دلیل ہے کہ فجر کی سنتیں تکبیر کے بعد پڑھنا جائز نہیں، ورنہ رسول اللہ ﷺ اس پر معترض نہ ہوتے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا، وہ نماز فجر کی اقامت کے بعد فجر کی سنتیں ادا کر رہا تھا۔ فرمایا: آپ صبح کی چار رکعت ادا کر رہے ہیں؟''

(مسند البزّار : 3260، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

''میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مؤذن اقامت کہنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کھینچا اور فرمایا: صبح کی نماز چار رکعت ادا کرنا چاہتے ہیں؟۔''

(مسند الطيالسي : 2859، السنن الكبرٰى للبَيهقي : 482/2، وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام ابنِ خزیمہ رحمہ اللہ (1124) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (2469) نے صحیح کہا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''صبح کی نماز کھڑی ہو گئی، تو ایک آدمی سنتیں ادا کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے کپڑوں سے اسے کھینچا اور فرمایا: صبح کے چار فرض ادا کر رہے ہیں؟''

(مسند الإمام أحمد :238/1، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نماز کھڑی ہو گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو نفل ادا کرتے دیکھا تو

فرمایا: دو نمازیں جمع کر رہے ہیں آپ؟''

(التّاریخ الصّغیر للبخاري : 2300، وسندہٗ حسنٌ)

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذِهِ نُصُوصٌ مَّنْقُولَةٌ نَقْلَ التَّوَاتُرِ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ خِلَافُهَا .

''یہ نصوص متواتر ہیں، کسی کے لیے ان کے خلاف عمل کرنا جائز نہیں۔''

(المحلّٰی : 108/3، مسئلة : 308)

سوال: نفل نماز شروع کرنے کے بعد اگر توڑ دی جائے، تو کیا اس کا اعادہ واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: نفل نماز شروع کرنے سے واجب نہیں ہوتی، جان بوجھ کر نہیں توڑنی چاہیے، البتہ اگر توڑ دی جائے، تو ان کی قضا واجب نہیں، بلکہ اختیاری ہے۔

سوال: ظہر کی پہلی چار سنتوں کی نیت باندھی، جماعت کھڑی ہونے کی وجہ سے دو رکعت پر سلام پھیر دیا، کیا جماعت کے بعد چار رکعت کی قضا ہوگی یا دو رکعت کی؟

جواب: چار رکعت کی قضا ہوگی۔

سوال: کیا ظہر، مغرب اور عشاء کے بعد نوافل پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: یہ ممنوع اوقات نہیں، اس لیے ان نمازوں کے بعد مطلق نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں۔

سوال: فجر کی سنتیں رہ جائیں، تو کیا انہیں جماعت کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے ادا کرنا ثابت ہے؟

جواب: جماعت کے بعد پڑھنا ثابت ہے۔ (مسند الحمیدی: ۸۹۲، وسندہ حسن)

(سوال): جو شخص سنت مؤکدہ کو جان بوجھ کر ترک کر دے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): وہ بہت بڑی خیر سے محروم ہے۔

(سوال): سنن راتبہ گھر میں پڑھنا افضل ہیں یا مسجد میں؟

(جواب): مردوں کے لئے گھر میں نوافل ادا کرنا مسجد کی نسبت افضل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے قول وفعل سے اس کی ترغیب دلائی ہے۔ گھر میں نوافل ادا کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت اور رضائے الٰہی کا باعث ہے۔ اس سے گھروں میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے، گھر آباد و شاد رہتے ہیں، شر اور شیطانی اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ گھر میں پہلی اور بعد والی سنتوں اور دیگر نوافل کی ادائیگی اندرونی و بیرونی نقصانات اور پریشانیوں کے مداوا کے لیے اَکسیر ہے۔

گھر تو سکون کا باعث ہوتے ہیں، لیکن کتنے ہی گھر اس سکون سے خالی ہیں، ان کے مکین اس نعمت کے حصول کو چوکوں، چوراہوں، پارکوں اور بازاروں کا رُخ کرتے ہیں۔ گھر عبادت الٰہی سے آباد رکھے جائیں، تو آسودگی اور عافیت کی آماج گاہیں بن جائیں۔ علاوہ ازیں گھروں میں عبادت کرنے سے ریاکاری اور دکھاوے کا احتمال کم ہو جاتا ہے۔ گھروں کو ایسی تمام چیزوں سے پاک رکھنا چاہیے، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضی کا باعث بنیں۔

❀ حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی أَفْضَلِيَّةِ فِعْلِ النَّوَافِلِ الْمُطْلَقَةِ فِي الْبَيْتِ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ مطلق نوافل کی گھر میں ادائیگی افضل ہے۔''

(طرح التّثریب : 36/3)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا قَضٰى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهٖ؛ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيبًا مِّنْ صَلَاتِهٖ، فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَيْرًا .

''مسجد میں نماز ادا کرنے کے بعد اس کا کچھ حصہ نوافل کی صورت گھر میں بھی ادا کریں، اس سے اللہ تعالیٰ گھر میں خیر و برکت نازل فرمائے گا۔''

(صحيح مسلم : 778)

❁ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهٖ، إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ .

''لوگو! (نفل) نماز گھروں میں ادا کیا کریں، فرض کے علاوہ باقی نمازیں گھر میں ادا کرنا ہی افضل ہے۔''

(صحيح البخاري :731، صحيح مسلم :781)

❁ صحیح مسلم کی روایت (781) کے الفاظ ہیں:

عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهٖ؛ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ .

''نماز گھروں میں ادا کیا کریں، فرض کے علاوہ باقی نمازیں گھر میں ادا کرنا ہی بہتر ہے۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِّنْ صَلَاتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا .

''نماز کا کچھ حصہ گھروں میں ادا کیا کریں، انہیں قبرستان مت بنائیں۔''

(صحيح البخاري : 432، صحيح مسلم : 777)

❀ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب بنوعبد الاشہل کی مسجد میں ادا کی۔ نماز سے فارغ ہوئے، تو دیکھا کہ لوگ سنتیں مسجد میں ادا کر رہے ہیں، فرمایا: یہ نماز گھروں میں ادا کیا کریں۔''

(سنن أبي داوٗد : 1300، سنن النّسائي : 1600، سنن التّرمذي : 604، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1201) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

یہ اور اس طرح کی کئی دیگر احادیث دلالت کناں ہیں کہ سنن مؤکدہ اور مطلق نوافل گھروں میں ادا کرنا افضل ہے۔

سوال: ظہر کی پہلی چار سنت رہ گئیں، کیا فرض کے بعد ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: سنتوں کی قضا دی جا سکتی ہے۔

سوال: جن فرائض کے بعد سنن مؤکدہ ہیں، اذکار ان فرائض کے بعد ہوں گے یا فرائض کی بعد والی سنتوں کے بعد؟

جواب: نماز کے بعد والے اذکار ہمیشہ فرائض کے بعد کیے جائیں۔

سوال: فرض کے بعد سنتوں میں کب تک تاخیر کی جا سکتی ہے؟

جواب: سنتوں کو اذکار کے بعد فوراً ادا کر لینا چاہیے، بلا وجہ تاخیر نہیں کرنی چاہیے، البتہ جب تک نماز کا وقت ہے، اس وقت تک سنتیں ادا کی جا سکتی ہیں۔

سوال: کیا فرائض کے بعد والی سنتیں بھی گھر میں پڑھنا افضل ہیں؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): دعا فرائض کے بعد مانگنی چاہیے یا نوافل کے بعد؟

(جواب): دعا کسی بھی وقت مانگی جاسکتی ہے۔ دعا کو فرائض کے بعد خاص کرنا بدعت ہے۔ کسی بھی وقت انفرادی یا اجتماعی دعا کی جاسکتی ہے۔

(سوال): کیا امام مصلی پر بھی نوافل پڑھ سکتا ہے؟

(جواب): پڑھ سکتا ہے۔

(سوال): سنتوں اور فرائض کے درمیان دنیاوی باتیں کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے، اس سے فرائض یا سنتوں پر کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔

(سوال): فرائض سے پہلے اور بعد والی سنن راتبہ کی مشروعیت میں کیا حکمت ہے؟

(جواب): سنن راتبہ میں حکمت یہ ہے کہ یہ فرائض کی بجا طور پر ادائیگی میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ انہیں مسلسل چھوڑنے والا ایک نہ ایک دن فرائض کا تارک بن جاتا ہے۔ گویا یہ فرائض کی ادائیگی کے لیے مضبوط سہارا ہیں۔

✿ علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (۷۰۲ھ) فرماتے ہیں:

''فرائض سے پہلے اور بعد میں سنتیں ادا کرنے میں نہایت عمدہ حکمت پنہاں ہے۔ پہلے والی سنتوں میں حکمت یہ ہے کہ چونکہ انسان دنیوی اُمور میں مشغول ہوتا ہے، جس سے دل میں ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، جو عبادت میں حضور قلبی اور خشوع وخضوع سے دوری پیدا کر دیتی ہے، جبکہ یہی تو عبادت کی روح ہے، تو جب فرض سے پہلے سنتیں ادا کی جائیں، تو دل عبادت سے مانوس ہو جاتا ہے اور دل میں ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، جو خشوع وخضوع

کے قریب کر دیتی ہے، تو جب انسان فرض نماز میں داخل ہوتا ہے، اس وقت اسے (خشوع سے لبریز) ایسی عمدہ دلی کیفیت حاصل ہوتی ہے، جو اگر وہ بغیر سنتیں ادا کر کے داخل ہوتا، تو حاصل نہ ہوتی۔ کیونکہ یہ کیفیت دل کی فطرت میں شامل ہے، خصوصاً جب یہ کیفیت زیادہ ہو اور لمبے وقت کے لیے ہو۔ جب دل میں (خشوع والی) یہ حالت پیدا ہوتی ہے، تو وہ (دنیوی اُمور میں مشغول ہونے سے پیدا ہونے والی) پہلی حالت کو یا مکمل طور پر ختم کر دیتی ہے، یا کمزور کر دیتی ہے۔ فرائض کے بعد والی سنتوں میں حکمت یہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ نوافل سے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے گا، لہٰذا جب فرض ادا کیا جا رہا ہے، تو مناسب ہے کہ اس کے بعد کوئی ایسا عمل کیا جائے، جس سے فرض کی کمی پوری ہو سکے۔''

(إحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام : 199/1)

❁ صاحب ہدایہ، علامہ علی بن ابی بکر، مرغینانی رحمہ اللہ (۵۹۳ھ) لکھتے ہیں:

''بہتر یہی ہے کہ نمازی سنن راتبہ کو کسی بھی حال میں نہ چھوڑے، کیونکہ یہ فرائض کی کمی کو پورا کرنے والی ہیں۔'' (الهداية : 161/1)

❁ علامہ حصکفی حنفی رحمہ اللہ (۱۰۸۸ھ) لکھتے ہیں:

شُرِعَتِ الْبَعْدِيَّةُ لِجَبْرِ النُّقْصَانِ، وَالْقَبْلِيَّةُ لِقَطْعِ طَمْعِ الشَّيْطَانِ.

''فرائض کے بعد والی سنتوں کو اس سے مشروع کیا گیا ہے، تا کہ ان کے ذریعے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے اور پہلے والی سنتیں اس لیے مشروع ہیں، تا کہ شیطان کے وسوسوں کو ختم کیا جائے۔'' (الدّر المختار، ص 90)

(سوال): کیا مغرب کی دو سنتوں کی پہلی رکعت میں سورت کافرون اور دوسری رکعت میں سورت اخلاص کی قرأت مسنون ہے؟

(جواب): اس بارے میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے۔

(سنن التِّرمِذي :431، سنن ابن ماجه : 1166)

اس کی سند ضعیف ہے، اس میں عبدالملک بن ولید ''ضعیف'' ہے۔

(سوال): نوافل بیٹھ کر پڑھنا افضل ہیں یا کھڑے ہو کر؟

(جواب): نوافل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہیں، بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے، مگر اس صورت میں اجر وثواب نصف ہوگا۔ اگر عذر کی وجہ سے بیٹھے، تو اجر میں کمی نہ ہوگی، ان شاء اللہ۔

(سوال): تحیۃ المسجد کی کیا فضیلت ہے؟

(جواب): مسجدیں اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ جگہیں اور کرۂ ارض کا مقدس ترین خطہ ہیں۔ شریعت نے ان میں داخل ہونے پر دو رکعات مشروع قرار دی ہیں:

❁ حمران بن ابان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے وضو کا پانی لایا، وہ چبوترے پر تشریف فرما تھے۔ انہوں نے اچھی طرح وضو کیا، کہا: میں نے اسی جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی طرح وضو کیا اور فرمایا: جس نے اس طرح وضو کیا اور پھر مسجد میں آ کر دو رکعت نماز پڑھی، اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: دھوکے میں نہ رہ جانا۔''

(صحيح البخاري : 6433)

❁ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ .

''مسجد میں داخل ہوں تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کر لیں۔''

(صحيح البخاري : 444، صحيح مسلم : 714)

❀ ایک روایت میں ہے:

لَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ .

''اس وقت تک نہ بیٹھئے، جب تک دو رکعت نہ پڑھ لیں۔''

(صحيح البخاري : 444، صحيح مسلم : 714)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ اسْتِحْبَابُ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ وَهِيَ سُنَّةٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ .

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ تحیۃ المسجد کے لیے دو رکعت مستحب ہیں، اس کے سنت ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

(شرح صحيح مسلم : 226/5)

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ .

''میں نے مسجد (اقصیٰ) میں داخل ہو کر دو رکعت ادا کیں۔''

(صحيح مسلم : 162)

❀ مسروق رحمہ اللہ، سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہیں:

''آپ رضی اللہ عنہ گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے، میں

آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ایک آدمی نے انہیں سلام کہا تو کہنے لگے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے بالکل سچ فرمایا۔عرض کیا: وہ کیا؟ فرمانے لگے: علاماتِ قیامت سے ہے کہ آدمی جان پہچان والے کو ہی سلام کہے گا، آدمی مسجد میں داخل ہو کر طول وعرض کو عبور کر لے گا، مگر اس میں دو رکعت نماز نہیں پڑھے گا اور نوجوان بوڑھے کو دو پہاڑوں کے نشیب میں (یہ محاورتاً بولا گیا ہے، دور دراز مقام کی طرف اشارہ ہے) قاصد بنا کر بھیجے گا۔''

(مسند الشاشي : 400، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: کیا تحیۃ المسجد واجب ہیں؟

جواب: تحیۃ المسجد واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، دو رکعت ادا کیے بغیر بیٹھنا صحابہ سے ثابت ہے:

❀ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی توبہ کے واقعہ میں کہتے ہیں:

''میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔سلام عرض کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں مسکرائے کہ رخ انور سے ناراضی چھلک رہی تھی۔ فرمایا: آیئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر (مسجد میں) بیٹھ گیا۔''

(صحيح البخاري : 4418، صحيح مسلم : 2779)

❀ اس حدیث پر امام نسائی رحمہ اللہ باب قائم کرتے ہیں:

اَلرُّخْصَةُ فِي الْجُلُوْسِ فِيهِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلَاةٍ.

''نماز ادا کیے بغیر مسجد میں بیٹھنے اور نکلنے کی رخصت کا بیان۔''

(سنن النّسائي : 732)

❁ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمُرُّ فِي الْمَسَجِدِ، وَلَا يُصَلِّي فِيهِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز ادا کئے بغیر مسجد سے گزر جاتے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :340/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ زید بن اسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''صحابہ کرام مسجد میں داخل ہوتے اور نماز ادا کئے بغیر نکل جاتے۔ میں نے خود سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :340/1، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حنش بن حارث رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''میں نے سوید بن غفلہ رحمہ اللہ (تابعی) کو دیکھا، وہ ہماری مسجد سے گزرتے تھے، کبھی نماز پڑھ لیتے اور کبھی نہیں پڑھتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :341/1، وسندهٗ حسنٌ)

❁ خالد بن ابی بکر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''میں سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کو دیکھا کرتا، وہ مسجد میں داخل ہوتے اور نماز پڑھے بغیر کھڑکی سے نکل جاتے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :341/1، وسندهٗ حسنٌ)

ان تمام آثارِ صحیحہ وحسنہ سے ثابت ہوا کہ تحیۃ المسجد مستحب ہے۔ اس کا حکم استحباب و سنیت پر محمول ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

اِتَّفَقَ أَئِمَّةُ الْفَتْوٰى عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ فِي ذٰلِكَ لِلنَّدْبِ .

تمام ارباب فتوی کا اتفاق ہے کہ تحیۃ المسجد کا حکم استحباب پر محمول ہے۔''

(فتح الباري :1/537)

سوال: کیا تحیۃ المسجد ادا کرنے کے لیے پہلے کچھ دیر بیٹھنا چاہیے، بعد میں تحیۃ المسجد ادا کرنے چاہیے؟

جواب: ایسا کچھ نہیں، بس مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت ادا کر لے، بیٹھنے یا نہ بیٹھنے کی کوئی قید نہیں۔

سوال: عشاء کے بعد چار رکعت کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: عشاء کے بعد چار رکعت نفل ادا کرنا مسنون ہے، ان کی بڑی فضیلت ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''میں نے ایک رات اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی، پھر گھر تشریف لائے، چار رکعت ادا کیں اور سو گئے۔''

(صحيح البخاري : 697، صحيح مسلم : 763)

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ كُنَّ كَقَدْرِهِنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ .

''جس نے عشا کے بعد چار رکعت پڑھیں، اس نے گویا لیلۃ القدر میں چار رکعت پڑھیں۔'' (مصنف ابن ابی شیبة : 2/342، وسندہٗ صحیحٌ)

یہ روایت مرفوع کے حکم میں ہے، کیوں کہ کسی عمل پر خاص اجر و ثواب بیان کرنا اجتہاد یا قیاس سے ممکن نہیں، یقیناً ان اصحاب نے یہ اجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا۔

سوال: رمضان کے علاوہ وتروں کی جماعت کرانا کیسا ہے؟

جواب: غیر رمضان میں کبھی کبھار وتروں کی جماعت جائز ہے۔

❀ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جس رات سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تدفین ہوئی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہ کہہ کر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے کہ میرے وتر رہتے ہیں۔ہم نے ان کے پیچھے صف بنالی، انہوں نے ہمیں تین رکعتیں پڑھائیں اور سلام آخری رکعت میں پھیرا۔''

(شرح معاني الآثار للطّحاوي: 293/1، وسندهٗ حسنٌ)

❀ علامہ عینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''سند درجۂ صحت کی انتہا پر ہے، راوی صحیح بخاری کے ہیں۔''

(نخب الأفكار في تنقيح مباني الأخبار في شرح معاني الآثار: 105/5)

سوال: نماز تہجد یا دیگر نوافل کی جماعت کرانا کیسا ہے؟

جواب: بعض شروط و قیود کے ساتھ نوافل کی جماعت مشروع ہے، اس پر بے شمار احادیث دلالت کناں ہیں۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جس نماز کے بارے میں جماعت کی ہمیشگی کرنا مشروع نہ ہو، اس پر باقاعدگی سے جماعت کا التزام کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر کوئی اسے لازمی سنت نہ بنائے یا کوئی مصلحت پیش نظر ہو، مثلاً کوئی آدمی اکیلے اچھی طرح سے نماز نہ پڑھ سکتا ہو یا اکیلے نماز پڑھنے میں سستی کا شکار ہو، تو ایسی صورت میں جماعت بہتر ہے، البتہ اسے ہمیشہ کا معمول نہ بنائے۔تاہم کوئی راجح مصلحت نہ ہو، تو

نوافل گھر ہی میں پڑھنا افضل ہیں۔''

(فتاوی المِصریّة، ص 81)

سوال: نماز تہجد میں ایک سلام سے آٹھ رکعت پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ایک سلام سے آٹھ رکعت پڑھنا جائز نہیں۔ تہجد یا تراویح آٹھ رکعت مسنون ہیں، مگر ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے۔

سوال: شب معراج اور شب برأت کو مسجدوں میں رات بھر نوافل پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ان راتوں کی کوئی مخصوص عبادت مشروع نہیں۔ اہتمام اور خصوصیت کے ساتھ ان راتوں کو عبادت کرنا بدعت ہے، اسلاف امت سے ایسا کچھ ثابت نہیں۔

سوال: کیا نوافل کی منت مانی جا سکتی ہے؟

جواب: نوافل کی منت مانی جا سکتی ہے۔

سوال: کیا فرائض کی کمی پوری کرنے کی نیت سے نوافل پڑھنا جائز ہے؟

جواب: اس نیت سے نوافل پڑھنا جائز ہے۔

سوال: کیا دو مقتدیوں سے نماز تراویح کی جماعت ہو سکتی ہے؟

جواب: ہو سکتی ہے۔

سوال: دوام کے ساتھ نوافل کی جماعت کرانا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: کیا نماز اوابین میں بیس رکعت مسنون ہیں؟

جواب: نماز اوابین جو کہ چاشت ہی کا دوسرا نام ہے اور ذرا تاخیر سے ادا کی جاتی ہے، میں بیس رکعات مسنون ہونا ثابت نہیں۔